سوال

(60)جغرافیہ دان جو بیان کرتے ہیں   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جغرافیہ دان جو بیان کرتے ہیں۔ کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ آیا اس کی بابت قرآن شریف وحدیث میں زکر ہے۔ (محمد شریف)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آیت قرآنیہ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۸۸ سورة النمل ''دیکھنے والے تو پہاڑوں کو جامد دیکھ رہا ہے۔ (ایک دن آنے والا ہے کہ یہ پہاڑ بادلوں کے مثال اڑیں گے۔''کی ایک تفسیر یہ بھی مضارع حال اور مستقبل دونوں زمانوں کو شامل ہے۔ (10 شعبان 1364 ہجری)

تشریح (شرفیہ)

اگر زمین سورج کے گرد گھومتی تو پھر سورج ہمارے سر پر دکھائی نہ دیتا۔ وازلیس فلیس۔

تعاقب

اہل حدیث 10 شعبان 64 ہجری جواب میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ زمین حول الشمس گھومتی ہے۔ اس کی دلیل آیت قرآنیہ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۸۸ سورة النمل

بیان کی گئی ہے۔ زمین گھومتی ہے یا آسمان یہ مبحث حکماء کا ہے۔ فیثا غورث اور بطلی موس دو یونانی حکماء کے درمیان اختلاف ہے کہ زمین گھومتی ہے۔ یا آسمان ایک زمین گھومنے کے قائل ہیں۔ دوسرا آسمان جس قول کی تایئد پر ہدایت الکمت والے نے لکھا ہے۔ ان الفلک یتحرک علی الاستدارة دائما قانون قدرت الٰہی نے دونوں قول کے خلاف نعرہ احتجاج بلند کرتا ہوا ببانگ دہل پکارتا ہے وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۳۸ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۳۹ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ٤٠ سورة یس

جس سے معلوم ہوا کہ چاند سورج اپنے اپنے محور میں متحرک ہیں۔ بندہ کے خیال میں ذمین یا آسمان کے متحرک ہونے کا ثبوت قرآن کریم سے نہیں ملتا۔ آیۃ۔ ۔ تري الجبال مین احوال قیامت کا بیان ہے۔ خیال کی صورت اول بیان کی گئی ہے وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۹

جب کہ جبال کی حالت عہن منفوش کی طرح ہوجائے گی۔ تو وھی تمر مرالسحاب کا ہونا اظہر من الشمس ہے۔ علاوہ بریں مرور ودور ایک چیز نہیں۔ دونوں علیحدہ علیحدہ شے ہے۔ جبال کی جمادات۔ ثقالت وضخامت کے باوجود ہول قیامت کی وجہ سے سحاب کی صورت پر فضائے آسمان پر نظر آنے کا بیان ہے۔ فطرت الٰہی یا قانون قدرت کا کرشمہ کا بیان مقصود بالذات نہیں۔ واللہ اعلم۔ (الراقم عبدالسلام بنگالی بگوروی)

اہل حدیث

اس امر میں بحث کا مدار یہ ہے کہ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا کا صیغہ جو فعل مضارع ہے یا بمعنی حال حضرات مترجمین دونوں طرف گئے ہیں۔ امام غزالی جیسے باریک بین بزرگوں نے اس امر کی تصریح کی ہوئی ہے۔ کہ علوجدیدہ میں جن امور کا انکشاف ہو اور قرآن شریف سے اس کا تایئدی اشارہ ملتا ہو۔ توانکار نہیں کرنا چاہیے۔ میرا بھی یہی مسلک ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص197

محدث فتویٰ